الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۹۸ ۔۔۔ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:> T.Rehman	Serial No	:> **7666**
Address	:> Delhi, India	Fatwa No	:>
Subject	:> AQAID	Date	:> **2/16/2010**
Writer	:> محمد زبیر	Email	:>

1. What are the aqeedahs of Wahdat-ul-Wojood, Wahdat-ul-Shahood and Holool? And are these aqeedahs correct?

2. Is it permissible for Indian muslims to fight against Pakistan to defend their country by joining Indian armed forces?

۱. وحدت الوجود، وحدت الشہود اور حلول کا عقیدہ کیا ھے؟ اور کیا یہ عقیدے درست ھیں؟
۲. کیا بھارت کے مسلمانوں کیلئے جائز ھے کہ وہ انڈین آرمی جوائن کرکے اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف لڑیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(ا) "وحدت الوجود" کا صحیح مطلب یہ ہیکہ اس کائنات میں حقیقی اور مکمل وجود صرف ذاتِ باری تعالیٰ کا ہے، اسکے سوا ہر وجود فانی اور نامکمل ہے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ وجود ایک نہ ایک دن فنا ہو جائیگا اور دوسرے اسلئے کہ ہر شئی اپنے وجود میں ذاتِ باری تعالیٰ کی محتاج ہے تو اصل اور حقیقی وجود اُسی ایک ذات کا ہی ہوا اور باقی جتنی بھی موجودات ہیں ان تمام کا وجود ہیچ اور کالعدم ہوا۔

جبکہ "وحدت الشہود" کا مطلب یہ ہیکہ جتنی اشیاء ہمیں اس کائنات میں نظر آتی ہیں، انہیں اگرچہ وجود حاصل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے وجود کے سامنے اس وجود کی کوئی حقیقت نہیں۔ اسکی نظیر یوں سمجھئے، جیسے: دن کے وقت آسمان پر سورج کے موجود ہونے کی وجہ سے ستارے نظر نہیں آتے، وہ اگرچہ موجود ہیں لیکن سورج کا وجود انپر اسطرح غالب ہوجاتا ہے کہ ان کا وجود نظر نہیں آتا، اسی طرح جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حقیقت شناس نگاہ دی ہو وہ جب اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی معرفت حاصل کرتا ہے تو تمام وجود اُسے ہیچ، ماند بلکہ کالعدم نظر آتے ہیں۔

ان دونوں الفاظ کا یہ مطلب واضح اور دُرست ہے، اس سے آگے اسکی جو فلسفیانہ تعبیرات کی گئی ہیں وہ بڑی خطرناک ہیں۔ اور اسمیں غلو ہو جائے تو اس عقیدے کی سرحدیں کفر تک سے جاملتی ہیں۔ (تلخیص از "فتاویٰ عثمانی" اور "آئینہ سلوک")

(جاری ھے)

اور "حلول" کا عقیدہ یہ ہیکہ کسی کے مرنے کے بعد اسکی رُوح کسی دوسری چیز میں داخل ہوکر اسکی شکل اختیار کرلیتی ہے مگر شریعتِ مطہرہ میں اس عقیدہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اسلئے اس طرح کا عقیدہ اختیار کرنا جائز نہیں۔

فی تکملة فتح الملهم: قال ابن القيم في كتاب الروح (ص١٤٣)

"وإنما التناسخ الباطل ما تقوله أعداء الرسل من الملاحدة وغيرهم الذين ينكرون المعاد، أن الأرواح تصير بعد مفارقة الأبدان إلى أجناس الحيوان والحشرات والطيور التي تناسبها وتشاكلها، فإذا فارقت هذه الأبدان انتقلت إلى أبدان تلك الحيوانات، فتنعم فيها أو تعذب، ثم تفارقها وتحل في أبدان أخر تناسب أعمالها وأخلاقها، (إلى قوله) فهذا هو التناسخ الباطل المخالف لما اتفقت عليه الرسل والأنبياء من أولهم إلى آخرهم، وهو كفر بالله واليوم الآخر" اهـ (ص٣١٦، ج:٣)۔

(٢) اپنے ملک کے تحفّظ کیلئے آرمی میں بھرتی ہونا اگرچہ جائز ہے مگر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا اور اُن کے خلاف جارحیت کرنا جائز نہیں۔

فی صحیح البخاری: عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "من حمل علينا السلاح فليس منا" الحديث - (ص١٠٤٧، ج:٢)۔

وفيه: قال عبد الله رضي الله عنه: قال النبي صلى الله عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق وقتاله كفر" الحديث (ص١٠٤٨، ج:٢)۔

والله أعلم بالصواب

محمد زید جنید عفی عنہ
دارالإفتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی
٢٠ جمادی الأولی ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
٢٠ جمادی الاولی ١٤٣١ھ

الجواب صحیح
عبد الله [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
٢١ جمادی الاولی ١٤٣١ھ

دارالافتاء